فبما رحمة من الله لنت لهم

صلی اللہ علیہ وسلم

بحضور رحمت عالم

نذر امجد

فتقبلها بقبول حسن

136924

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ستانا اور تنگ کرنا شروع کر دیا مکہ کے مسلمان ایک ایک کرکے مدینے کی طرف روانہ ہونے لگے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حضرت ربّ العزۃ سے ہجرت کا حکم مل گیا۔

ایک رات آپ دولت خانہ میں تھے کہ کفار مکہ نے جمع ہو کر قتل کے ارادے سے دروازۂ مبارک کو گھیر لیا۔ آپ نے حضرت علیؓ کو اپنی جگہ اپنے بستر پاک پر سلا دیا اور خود دروازہ سے باہر نکل کر سب کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہوئے صاف نکل گئے

وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝

دولت خانے سے نکل کر سیدنا صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ لیکر پیادہ پا آگے روانہ ہوئے۔

اندھیری رات۔ راہ کی ناہمواری۔ کہیں پتھر۔ کہیں کنکر۔ پائے مبارک زخمی ہو گئے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کرکے غار ثور تک پہنچا دیا۔ (ثور مکے کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے) غار کے قریب پہنچکر صدیق اکبرؓ پہلے خود اندر تشریف لے گئے اور غار کو اچھی طرح پاک وصاف کر دیا اپنے دامن کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے غار کے کھلے روزنوں کو بند کر دیا باہر آکر [illegible] بھی اندر لے گئے۔

غار میں داخل ہو کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یار غار کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرمایا۔

صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے لب غار تک پہنچے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُن کی آہٹ پا کر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض حال کیا۔ رسول خدا رُوحی فِدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

غم مت کرو یقیناً خدا ہم دونوں کے ساتھ ہے

دل کے اندھوں نے جب تجلیٔ الٰہی کو سامنے سے گزرتے ہوئے نہ دیکھا تو اب غار کے اندر کیا دیکھ سکتے وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَہ جیسے آئے ویسے پلٹ گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین دن اس غار میں تشریف فرما رہے۔ چوتھی شب کو غار سے نکل کر مدینے کی طرف کوچ فرمایا۔

یثرب والوں نے جب سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سُنی تھی ہر روز سر راہ بیٹھ کر انتظار کیا کرتے اور روزانہ استقبال کے خیال سے مدینے کے باہر آکر مکہ کی سڑک پر ٹکٹکی لگا دیتے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ...

اسی طرح حسب عادت آئے تھے اور دیر تک انتظار کر کے واپس چلے گئے تھے کہ یکایک ایک شخص نے ٹیلہ پر سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری دیکھی اور پکار کر آواز دی:۔

یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمْ

اے گروہ عرب یہ تمہارا مقصود ہے،

پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ خیر مقدم کے لئے ٹوٹ پڑے۔ ہر طرف سے اَھْلاً وَسَھْلاً مَرْحَبًا بِكَ کی آواز آتی تھی گلی کوچے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد کی صدا سے گونج رہے تھے۔

کشور امن کا شہنشاہ صلح کا حامی۔ دنیا کو عدالت سے بھر دینے والا عجب شان سے تشریف لا رہا تھا۔

مدینے والے اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے ماہِ رسالت کے گرد اگرد تاروں کی طرح جمع ہو رہے تھے۔ اہل شہر کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی انصار کی معصوم اور پاک لڑکیاں ذوق و وجد میں گا رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَادَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
میں قیام فرمایا پھر انصار کے ہمراہ شہر میں تشریف
ہر شخص کی یہی آرزو تھی کہ ماہِ رسالت میرے گھر نزول
لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی دل شکنی نہ ہونے کے خیال
زمام قیام ناقہ کے ہاتھ میں دیدی۔ ناقۂ مبارک حضرت ابو ایوب انصاری
کے مکان پر ٹھہر گیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ قیام فرمایا۔

گھر میں وہ مہ تمام آیا
ایوبؑ کا صبر کام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینے کو جاتا ہے ماہِ رسالت
ملا اب کعبے سے فرمانِ ہجرت
اٹھائے ہے صدیق بارِ نبوت
صداقت کی آغوش میں ہے محبت

یہہ نورٌ علیٰ نور کی شان دیکھو
صداقت کے پہلو میں ایمان دیکھو

نذرِ امجد

اندھیرے میں جاتے ہیں دو ماہِ تاباں
چمکتا ہے ہر ذرہ میں نورِ ایماں

نگہباں ہیں دو چھپا ان کی نگہباں
دھرے ہیں سب جلاوتی سناں

جھپک سی گئیں مہرِ اختر کی آنکھیں
رخِ مہر کیا دیکھے شپر کی آنکھیں

بزاری

شہنشاہِ کونین نکلا جو گھر سے

دھواں سوزِ فرقت کا اُٹھا جگر سے

زمیں سے زماں تک شجر سے حجر سے

اُٹھا شور کعبے کی دیوار و در سے

چلا تو کہاں؟! رب کے گھر کے اُجالے

نہ جا چھوڑ کر ہم کو اُو جانیوالے

بند رابع

چلی صحن کعبہ سے باد بہاری
مدینے کو جاتی ہے گلگوں کی سواری
ہوئی رخصت رحمت باری
ہر اک غم میں کرتا ہے فریاد و زاری

کوئی کہہ رہا ہے جگر کو سنبھالے
اِدھر دیکھ لینا اُدھر جانیوالے

بہاریں

ہے دیا نے جنوں تیشہ ہمیں مزاری سے

سواد حیرت میں ہے آکر سواری

کر دل میں تیر ہے تیغ تیزی

ہم کس صدا کہ ہے کس ہماری

ی

نہ جا ہم سے منہ موڑ کر جانے والے

یہاں کون ہے ہم بیکسوں کو سنبھالے

ندائے غیب

صفا مروہ کا دل ہوا پارا پارا
وہ بجلی گری چھپ گیا سنگ خارا

ہوا غم سے کعبہ سیہ پوش سارا
تڑپ کر یہ غار حرا نے پکارا

کہاں تو چلا میرے نازوں کے پالے
پھر آ میری آغوش میں جانے والے

کوہ حرا مکہ سے کئی میل کے فاصلہ پر واقع ہے جسکے غار میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت تشریف لیجا کر عبادت فرماتے تھے۔

پھر اپنے گھر سے گھبرا کے جب

مدینے جا بسے نازوں کے پالے

پھر اک بار قدموں سے اپنے لگا لے

ادھر آ ادھر آ مرے جانیوالے

ارے کعبہ والو! دُہائی دُہائی

چہل سالہ لٹتی ہے میری کمائی

ذرا جب کوئی مہ سا رے او کوٹھے ہوئے رونما رے
وہ دیکھو وہ جاتا ہے کوئی بلا رے

نجا کارے گیسوں پہ او جانیوا رے
پیا نینا میرے دل میں پائے رچھیا

حرا کا حرارت سے دل جل رہا ہے
دلِ سنگ بھی مثلِ زر گل رہا ہے

ترا ہجر

غضب ہے کہ تو جب سے منہ موڑتا ہے

دل اب تک تیرے سر پہ پھوڑتا ہے

خطا میری کیا کیوں مجھے چھوڑتا ہے

ترا ہجر تیرے کا دل توڑتا ہے

مرے لعل آ تجھ کو دل میں چھپا لوں

کلیجہ سے اک مرتبہ پھر لگا لوں

نذرِ اجمل

ادھر سعید چھپا آسماں پہ تیرہ ہوں
چلیگا کسی کا نہ اب سحر و افسوں

بڑا ہی سکون آج ہمیں بھی تو دیکھو
تیمن و قمر کیلئے نور ہو دو
ہے

بنے گا حملؑ آج یہ ثور کا برج
نہ ہوگا فلک پر بھی اس طرح کا برج

عہ حمل ایک برج کا نام ہے جہاں آفتاب کو شرف ہوتا ہے

ہزار جب

صعوبت کے ٹل گئے سارے مراحل

ہوئے دامستن میں دونوں واصل

چھپے اک بدلی میں دو بدرِ کامل

ہوا آج سبوں کا مقصود حاصل

یہہ کون آج سر رکھ کے یوں سو گیا ہے

کہ زانوئے صدیقؓ دل ہو گیا ہی

نبیؐ

وطن چھوڑ کر اپنا مطلوب پایا

محبت نے جنگل کو گلشن بنایا

کہاں آج پہنچا صداقت کا پایا

جو رہتا تھا دل میں وہ پہلو میں آیا

ہے صدیقؓ پر کتنی رحمت خدا کی

کہ ہجرت میں بھی ہے معیت خدا کیؑ

ؑ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

بدراجی

ہوئے نور سے پھٹ نہیں گمراہی

نیاہی مراتب نہ فوج و سپاہی

گدائی میں ہے دوعالم کی شاہی

چھپا ہے جو پردوں سے نور الٰہی

فلک کی صدا ہے محمدؐ یہی ہے

احد کہہ رہا ہے کہ احمدؐ یہی ہے

نذر انجم

شہنشاہ کون و مکاں آ رہا ہے
مدینہ کا ہر ذرہ اترا رہا ہے
سحاب کرم ہر طرف چھا رہا ہے
زمیں پر فلک نور برسا رہا ہے

ہر اک گھر تجلی کا مسکن بنا ہے
ہر اک ذرہ وادیٔ ایمن بنا ہے

[illegible] جب

مدینہ میں آئے ہیں مصطفیٰ

جدھر سنئے آواز صلِ علیٰ

خوشی ہے مسرت ہے فضلِ خدا

مبارک سلامت کا غل ہو رہا

شجر کہہ رہا ہے سلامٌ علیکم

حجر کہہ رہا ہے سلامٌ علیکم

یا نبی سلام علیکم

نبی مکرم سلام علیکم
شہِ ہر دو عالم سلام علیکم
رسالت کے خاتم سلام علیکم
غریبوں کے ہمدم سلام علیکم

بگوید زمین و زمان با ترنّم
سلامٌ علیکم سلامٌ علیکم

136924

بدراہے

مہاجر بنکے لینے کو انصار آئے

پرائے ہوئے اپنے اپنے پرائے

شہ دین مدینے میں تشریف لائے

خدا کی عنایت نے یہ دن دکھایا

چلا پاؤں پر لوٹنے دل نکل کر

ادب کہہ رہا ہے کہ ہاں ہاں سنبھلکر

عجب شان سے آتا ہے آنے والا
ہزاروں دل عاشقاں روند ڈالا

نظر آتی ہے قدرت حق تعالےٰ
چھپے جا بہیں دل ان میں چھپنے والا

تہِ زلف رخسار پُرنور دیکھو
نئی بات ہے نور پر طور دیکھو

ہزار عجب

جبیں ہے کہ مضمونِ رحمت کا عنواں

دو ابرو سے ظاہر ہے وجوب اور امکاں

دو آنکھوں سے حسن و محبت نمایاں

دو رخسار و دو چشمۂ نور ایماں

لبِ لعل سے ہے امیدِ شفاعت

یہ قفلِ دہن ہے کلیدِ شفاعت

وہ بل کھاتے ہوئے پیچ گیسو ہوا بدرا بے

سینہ پیچوں کو دیکھ ہے پیچ ہیں دلا

وہ کیسے ہے ہیں دل بند

ہر اک تار ملتا ہے سر خدا

ہر اک تار گیسو کو سو بار دیکھو

سر پاک کے ہیں یہہ اسرار دیکھو

ہزار عجب

وہ دونوں ہیں مبارک ید بیضائی

تن پاک پہ ہے زیب قبا کیا یمانی

عمامہ ہے ہاتھوں میں سبع المثانی

وہ پاؤں میں نعلین عرش آشیانی

وہ ختم النبیین معراج والا

وہ سلطان لولاک کے تاج والا

نبی کی شان اللہ اکبر بڑی ہے
قدم وہ ہے کہ جن پر قدسیوں کی جبیں ہے

سراپا صفاتِ الٰہی کا مظہر
ہر اک جزوِ تن سے عیاں کل کا جوہر

خدا کی قسم ہے کہ نُور خدا ہے
اِسی نور سے سب ظہور خدا ہے

وہ رحمت دو عالم کی کہلانے والا
وہ کثرت میں توحید سکھلانے والا
وہ نعلین سے عرش پر جانے والا
وہ شمع ہدایت کے ساتھ آنے والا

عجب آن والا عجب شان والا
وہ رحمان والا، وہ قرآن والا

نذرانہ

مدینہ میں آیا ہے اک کعبہ والا

ہوا نور ایماں سے معمور جالا

ہے تاروں کا مہتاب کے گرد ہالا

پیارے نظر سے اسے حق نما

محمد کے رُخ سے نقاب اُٹھ گیا ہے

تجلّیٔ حق سے حجاب اُٹھ گیا ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ

نہ رازی جب [?]

محبت میں آنکھیں دکھاتا ہے کوئی [?]

تصور میں صورت جتاتا ہے کوئی [?]

سنبھالے اٹھوں دل کو ستاتا ہے کوئی [?]

ادھر دل ہی دل میں بلاتا ہے کوئی [?]

محبت کا سودا ہے ہر ایک سر میں

ہر اک چاہتا ہے رہے میرے گھر میں

بند رابع

کسی کی نگاہیں ہیں اور جبیں
کوئی جان دیتا ہے زریں جبیں

کسی کی نظر دیدۂ سرمگیں
تصدق ہے کوئی قدِ دلنشیں

ہے کوئی تو قدموں میں آنکھیں بچھائے
کفِ پا میں مژگاں کوئی چبھ نہ جائے

نظارہ بن کے

کوئی کہتا ہے کہ آنکھوں میں آؤ

کوئی کہتا ہے کہ دل میں سماؤ

کوئی کہتا ہے کہ صورت دکھاؤ

کوئی کہتا ہے کہ آئینہ بن جاؤ

مرے دل میں آ جاؤ ایمان بنکر
اُتر آؤ سینے میں قرآن بنکر

نصیب ابو ایوب کا بڑا ہی چمکا
وہیں ناقہ ٹھہرا رسول امم کا
اُتر آیا ساحل پہ دریا کرم کا
دو عالم سے دھویا گیا نقش غم کا
محبت نے آخر محمد کو کھینچا
دلی جذبے نے اپنے مقصد کو کھینچا

بارے ہماری بھی امید بر آئی
ہزار شکر کہ قسمت میں تو جیا آیا

کوئی سی پیدا ہوا تمہید بار
ہمارے بھی گھر ہوئی عید بار

فقیروں کے ہاں آئے شاہِ مدینہ
اُتر آئے آنکھوں میں ماہِ مدینہ

ذرا جی نہ نظریں جھکائیں

کبھی تیغ قدموں پہ پیہم

کبھی باادب ہو کے سر کو جھکائیں

کبھی ہو تصدق کبھی لیں بلائیں

کبھی لیں بلائیں کبھی دیں دعائیں

محمد جو مل جائیں کیا کریں ہم

خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

کبھی اپنی آنکھوں میں ارمان کو چھپائے پڑے ہیں
کبھی صورتِ یار کی دل میں جمائے ہیں
کبھی اپنا افسانۂ غم سنائے ہیں
کبھی فرطِ شادی سے آنسو بہائے ہیں

محمد جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم
خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

بڑا رنج ہے

کبھی نکہتِ زلف سونگھا کیے ہیں ہم

کبھی تارِ گیسو میں الجھا کیے ہیں ہم

کبھی طُرّۂ نور دیکھا کیے ہیں ہم

کبھی اپنی نتھ کے جھول پہ وارا کیے ہیں ہم

محمد جو مِل جائیں کیا کیا کریں ہم
خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

بارہا

کبھی ہم نے زنداں کو دیکھا کیا ہے

کبھی دو دو پہر تک نظارا کیا ہے

کبھی ترے قدموں پر رویا کیا ہے

کبھی رو رو کے ان کو ہنسایا کیا ہے

محمل جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم

خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

8206